VFAST Transactions on Islamic Research
https://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2025, ISSN(e): 2309-6519, ISSN(p): 2411-6327
Volume 13, Number 2, July-December 2025 *pp:17-29*

Research Study on the Methodology and Characteristics of Dr. Syed Sher Ali Shah's (Introductory) Preface to Tafsir

ڈاکٹرسیّد شیر علی شاہؒ کے مقدمہ تفسیر کا منہج اورخصوصیات کا تحقیقی جائزہ

Ilyas Salih [1*], Muhammad Shakeel[2], Afsana Ghalib [3]
[1*]PhD Scholar, Department of Islamic Studies, AWKUM (KPK) Pakistan

ARTICLE INFO

Keywords
Aloom Al Qura'an, tafseer, ta'aweel, Dr. Sher Ali Shah

***Correspondence Author**
ilyas.salih00@gmail.com

DOI: 2212.vfast-tir.v13i2/21015

Article History
Received
August 08, 2025
Accepted
August 25, 2025
Published
August 30, 2025

ABSTRACT

In the subcontinent, the students are usually taught a useful academic case (Aloom Al Qura'an) before the course of interpretation and translation of the Holy Quran. This preliminary study serves as a comprehensive foundation that enables the learners to understand the basic sciences, structure, and context of the Quranic revelation in a more systematic manner. Discussions related to the interpretation (Tafseeri) of the Holy Quran, such as its Shari definition, main subjects, purpose, levels of tafsir, and other related branches of Quranic sciences have been taken place by the prominent scholars and researchers of this field since centuries.Late Dr. Sher Ali Shah of Akora Khatak, District Nowsera (Khyber Pakhtunkhwa), Pakistan, was among these learned jurists and distinguished scholars of the current century, whose contributions towards this sacred field shall always be remembered with deep respect and gratitude by students and teachers alike.In this paper, sincere efforts have been made to extract, describe, and highlight the fourteen significant characteristics from his famous published Tafseer, which has been compiled and preserved under the title of Muqaddema and Aloom Al Qura'an by his two great scholars, Maulana Faiz ur Rahman and Dr. Saeed ul Haq respectively, to serve as a lasting academic tribute to his intellectual legacy and Quranic scholarship.

تمہید

برصغیر میں عموماً دورۂ تفسیر اور ترجمہ قرآن کریم سے قبل طلباء کو ایک مفید علمی مقدمہ پڑھایا جاتا ہے، جس میں تفسیر قرآن کریم سے متعلقہ کئی اہم مباحث شامل ہوتے ہیں۔ اس مقدمے کا مقصد طلباء کو علوم القرآن کی بنیادی اصطلاحات، مفاہیم، اور اصول و مبادی سے متعارف کرانا ہوتا ہے تاکہ وہ بعد میں قرآن کریم کے ترجمہ و تفسیر کے دقیق مضامین کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ ان میں تعریف، موضوع، غرض و غایت، مراتب تفسیر، تفسیر و تاویل میں فرق، تفسیر بالماثور، تفسیر بالرائے، اہم تفاسیر اور مفسرین کا تعارف، مختلف تفاسیر کی خصوصیات، جمع و تدوین قرآن کریم، مضامین قرآن کریم، اعجازِ قرآن کریم، وجوہ اعجاز، اور دیگر متعدد مفید موضوعات شامل ہوتے ہیں۔ یہ تمام عنوانات نہ صرف علمی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ طلبہ میں قرآنی علوم کے تفقہ، تدبر اور بصیرت کو فروغ دیتے ہیں۔

The Creative Commons Attribution 4.0 International license

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کا مقدمہ بھی اسی طرز پر کئی اہم موضوعات پر مشتمل ہوتا تھا۔ آپ نے اپنی تدریسی اور تحقیقی بصیرت سے اس مقدمے کو ایک جامع علمی دستاویز کی صورت میں پیش کیا۔ ان کے مقدمہ میں مضامینِ قرآن، نزولِ قرآن کے مراتب، کیفیاتِ وحی، تفسیر کے قابلِ اعتبار ماخذ، یعنی تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن با اقوال الصحابہ و التابعین، تفسیر القرآن باللّغة، تفسیر القرآن بالادلة العقلية، اور تفسیر بالرائے بعض مقامات پر مثالوں کے ساتھ اور بعض مقامات میں بغیر مثالوں کے بیان کیے جاتے تھے۔ ان تمام مباحث میں مولانا موصوف نے نہایت متوازن انداز میں نصوصِ شرعیہ، عقلی دلائل اور لغوی پہلوؤں کو جمع کیا، جس سے ان کا علمی منہج اور تحقیق کا انداز نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔

علمائے برصغیر اور حلقہ ہائے دروسِ تفسیر، ترتیب سور اور مکی و مدنی، جمع و تدوین قرآن، اور اساتذہ و مشائخِ تفسیر کا ذکرِ خیر جیسے اہم موضوعات پر اس رسالے میں مختصراً بحث کی گئی ہے۔ ان عنوانات کے ضمن میں مولانا نے برصغیر کی علمی روایت، اساتذۂ تفسیر کے طریقِ تدریس، اور قرآنی علوم کی تدریسی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ ان درسی افادات کو مولانا فیض الرحمٰن عثمانی نے "مقدمہ تفسیر" کے عنوان سے اور ڈاکٹر سعید الحق جدون نے "علوم القرآن کے اصول و مبادی" کے نام سے قلمبند کیا۔ ان دونوں رسائل اور آڈیو دروس سے اس مقدمے کا منہج، امتیازی پہلو اور خصوصیات کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کیا جاتا ہے، جو نہ صرف مولانا شیر علی شاہؒ کی علمی گہرائی کو نمایاں کرتا ہے بلکہ برصغیر کی قرآنی علمی روایت میں ایک مستقل اضافہ بھی ہے۔

اصولِ تفسیر کی اصطلاحات کا لغوی و اصطلاحی تعریف کرنا

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کا طریقہ کار یہ تھا کہ آپ مقدمہ تفسیر میں اصولِ تفسیر کی اصطلاحات کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان فرماتے اور پھر اس اصطلاح کی تفصیلی وضاحت کرتے تھے۔ آپ کا یہ علمی منہج نہایت منظم اور معیاری تھا، جس میں پہلے لفظ کے لغوی پہلو کو واضح کیا جاتا، پھر اس کے اصطلاحی مفہوم کو بیان کرکے اس کے علمی دائرہ کار اور عملی اطلاق پر روشنی ڈالی جاتی۔ اس طرزِ بیان سے طلبہ کو نہ صرف مفہومِ اصطلاح سمجھنے میں آسانی ہوتی بلکہ انہیں اس کے استعمال کے صحیح محل اور اس کے علمی پس منظر کا ادراک بھی حاصل ہوتا تھا۔

مثلاً علمِ تفسیر کے حوالے سے آپ فرماتے ہیں: لغت میں تفسیر کا معنی "ایضاح" اور "تبیین" ہے [1]۔ یعنی کسی پوشیدہ یا غیر واضح چیز کو واضح اور روشن کر دینا۔ یہ معنی قرآنِ کریم کے بیان سے براہِ راست مناسبت رکھتا ہے، کیونکہ قرآن کریم خود بھی اپنے مضامین کے ذریعے حقائق کو واضح کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام و ارشادات کو بندگانِ خدا کے لیے روشن کرتا ہے۔

اور اصطلاح میں "هو علم يعرف به معانی القرآن بقدر الطاقة البشرية" [2] یعنی علمِ تفسیر وہ علم ہے جس سے قرآن کے معانی انسان کی طاقت کے مطابق پہچانے جاتے ہیں [3]۔ اس تعریف میں مولانا نے نہایت حکیمانہ طور پر یہ نکتہ واضح کیا کہ قرآن کے معانی کی معرفت مطلق نہیں بلکہ انسانی استعداد اور فہم کی حدود میں رہ کر حاصل کی جاتی ہے۔ یہ بات دراصل اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ مفسر کے لیے لازم ہے کہ وہ علمی دیانت، زبان و بیان کی مہارت، اور اصولِ شرعیہ کی روشنی میں قرآنِ مجید کے مفاہیم تک رسائی حاصل کرے۔

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کی یہ علمی روش اس بات کی عکاس ہے کہ آپ اصولِ تفسیر کی ہر اصطلاح کو محض نظری تعریف تک محدود نہیں رکھتے تھے، بلکہ اس کے پسِ منظر، اس کے عملی اثرات، اور اس کے مفسر پر عائد علمی ذمہ داریوں کو بھی تفصیل سے واضح فرماتے تھے۔ آپ کے نزدیک لغت اور اصطلاح دونوں کا امتزاج قرآن فہمی کے لیے ناگزیر ہے، کیونکہ لغت کے بغیر مفہوم کی جڑیں کمزور رہتی ہیں اور اصطلاح کے بغیر تعبیر کا ربط مکمل نہیں ہوتا۔

اصول تفسیر کے مباحث پر مفسرین کی آراء بیان کرنا

حضرت شیخ اصولِ تفسیر کے مباحث پر مفسرین کے اختلافی آراء کو نقل فرماتے تھے۔ مثلاً قرآن کریم کے موضوع کے بارے میں مفسرین کے اختلافات پائے جاتے ہیں کہ قرآن کا موضوع توحید ہے یا انسان بااعتبار سعادت و شقاوت۔ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قرآن کے موضوع کے بارے میں علماء کی دو رائے ہیں: مفسرین کے ایک گروہ کا خیال ہے کہ قرآن کا موضوع انسان کی ذات ہے بااعتبار سعادت و شقاوت، کیونکہ قرآن کریم میں انسان کی سعادت و شقاوت کے بارے میں تمام ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ قرآن کا موضوع عقیدہ توحید ہے، کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا توحید کے دلائل ذکر کیے ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام کو اسی اہم موضوع کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ چونکہ قرآن کریم میں جابجا مسئلہ توحید اور اس کے دلائل مختلف انداز میں ذکر کیے گئے ہیں، اس لیے راجح رائے یہی ہے [4]۔

اصول تفسیر کی اصطلاحات کی عام فہم مثالوں سے وضاحت کا منہج

حضرت شیخ اصولِ تفسیر کی اصطلاحات کو سمجھانے کے لیے عام معاشرتی اور روزمرہ زندگی سے مثالیں دیتے تھے، جس کی وجہ سے طلبہ آسانی سے مفاہیم کو سمجھ جاتے تھے۔ مثلاً قرآن کریم کی وجہ تسمیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ "لا نه يقرأ على

أديم الارض اكثر من جميع الكتب" یعنی تمام روئے زمین پر قرآن کی تلاوت تمام کتب و رسائل و جرائد سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے عام فہم مثال دیتے ہوئے فرماتے تھے:

اس وقت بھی دنیا میں بہت سی مساجد میں صبح کی نماز میں قرآن کی تلاوت شروع ہوتی ہے۔ مغربی ممالک اور ہمارے ممالک کے درمیان کئی گھنٹوں کا فرق ہے۔ یہاں جب صبح کی نماز ہوتی ہے تو سعودی عرب میں اس کے دو گھنٹے بعد صبح کی نماز ہوتی ہے۔ اسی طرح مشرق کی طرف واقع ممالک کے اوقات میں بھی کافی تفاوت ہوتا ہے۔ بہت سے مساجد ایسے ہوں گے کہ وہاں مغرب یا عشاء کی نمازیں ادا ہونگی۔ اسی طرح کئی مدارس ایسے ہوں گے جہاں طلبہ قرآن کی تلاوت اور حفظ میں مشغول ہوں گے۔ گویا لیل و نہار میں کوئی ایسا وقت نہیں جس میں لاکھوں انسان قرآن کی تلاوت نہ کرتے ہوں، اس لیے قرآن کا مطلب "یقرأ" (مہموز اللام) پڑھنے کے معنی میں ہے [5]۔

1 اصول تفسیر کی اصطلاحات پر ائمہ اربعہ کے اقوال سے استدلال کا منہج

حضرت شیخ کے دروس میں علماء اور فضلاء شریک ہوا کرتے تھے، اس لیے آپ کے دروس میں گیرائی اور گہرائی ہوتی تھی۔ اصولِ تفسیر کی کسی اصطلاح کو سمجھانے کے لیے بعض اوقات ائمہ اربعہ کے اقوال سے استدلال کیا جاتا تھا۔ مثلاً قرآن کریم کی وجہ تسمیہ کے بارے میں فرمایا:

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ لفظ قرآن "قرن یقرن" سے بغیر ہمزہ کے ماخوذ ہے، کیوں کہ "قرن" کا معنی پیوست ہونے کے ہے اور قرآن کے مضامین بھی آپس میں مقرون اور پیوست ہیں [6]۔ پہلے توحید کا مسئلہ، پھر رسالت کا مسئلہ، پھر بعث بعد الموت کا مسئلہ مسلسل بیان ہوتا ہے [7]۔

2 اصول تفسیر کی اصطلاحات کی تشریح اشعار سے

حضرت شیخ اصولِ تفسیر کی بعض اصطلاحات کی تشریح اشعار سے فرماتے تھے۔ مثلاً تذکیر بما بعد الموت کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں تذکیر بما بعد الموت بھی ہے، موت کے بعد کیا کرو گے؟

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے [8]۔

3 اصطلاحات کے درمیان فرق کی وضاحت

اصول تفسیر کی اصطلاحات میں فرق کو حضرت شیخ اپنے دروس میں واضح فرما کر طلبہ کے اشکالات دفع فرماتے تھے۔ مثلاً انزال اور تنزیل کے فرق کو انھوں نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

انزال سے مراد "من ذات اللہ تعالیٰ الی اللوح المحفوظ" ہے، تو انزال کا مطلب ہے "نزول دفعة واحدة"۔ قرآن کریم کی آیاتِ نزول﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ[9]﴾ اور﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ [10]﴾ سے یہی نزول مراد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے قلب پر جو نزول ہوا وہ نجماً نجماً تھا، تو اسے "تنزیل" کہا گیا ہے۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا [11]﴾۔ یہ انزال اور تنزیل میں بنیادی فرق ہے، اگرچہ کبھی کبھار دونوں ایک دوسرے کے معنی میں بھی مستعمل ہوتے ہیں [12]۔

4 مناہجِ مفسرین کا بیان

حضرت شیخ اصول تفسیر کے دروس میں مفسرین کے مختلف مناہج کی وضاحت بیان فرماتے تاکہ طلبہ کو قرآن فہمی میں آسانی پیدا ہو جائے۔ مثلاً دورہ تفسیر کے مقدمے میں آپ نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے فرمایا:

تفاسیر میں بعض تفاسیربالماثور [13] ہیں، یعنی احادیث اور آثار صحابہ و تابعین سے تفسیر کرتے ہیں، جیسے تفسیر طبری، تفسیر ابن ابی حاتم، تفسیر مجاہد، تفسیر ابن عباس، تفسیر معالم التنزیل، تفسیر الدرالمنثور۔ بعض تفاسیر میں احادیث و آثار کے ساتھ ساتھ تفسیر ہوتی ہے، بعض تفاسیر صرف احکام بیان کرتے ہیں، جیسے احکام القرآن ابوبکر جسّاص، احکام القرآن ابن العربی، اور قرطبی وغیرہ۔ بعض میں زیادہ زور اعراب پر لگاتے ہیں، بعض میں بلاغت، بعض میں قراءت وغیرہ۔ اسی طرح بعض میں امثال القرآن و قصص اور بعض متشابہات سے بحث ہوتی ہے۔ الغرض قرآن مجید یقینا! علوم کا بیش بہا اور قیمتی خزانہ ہے [14]۔

5 تفسیر کے ماخذ پر تفصیلی کلام

حضرت شیخ تفسیر اور علوم القرآن کے دروس میں تفسیر کے ماخذ پر تفصیلی کلام فرماتے تھے۔ سب سے پہلے تفسیر القرآن بالقرآن کی تشریح بیان فرماتے، پھر تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن با اقوال الصحابہ والتابعین، تفسیر القرآن باللّغة العربیہ اور تفسیر القرآن بالادلة العقلیہ پر بھی روشنی ڈالتے اور دلائل بیان فرماتے۔ سب سے زیادہ زور تفسیر القرآن بالقرآن پر دیتے اور فرماتے تھے:

تفسیر کی بہترین قسم تفسیر القرآن بالقرآن ہے۔ فارسی میں کہتے ہیں، تصنیف را مصنف نیوکند بیان۔ مصنف اپنی تصنیف کا خوب بیان کرسکتا ہے۔ صاحب کافیہ نے کافیہ کے بعض مغلق مقامات کی تشریح کرکے "منهیه" لکھ لی ہے، اسی طرح صاحب سلم العلوم مولانا محب اللہ بہاری نے سلم کے

بعض مقامات پر فہم اور تدبر کے بعد حواشی لکھے ہیں۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں کسی لفظ کا معنی خود بیان فرمائے، تو اس سے بہتر تفسیر نہیں ہوگی [15]۔

6 بعض امتیازی اصطلاحات اور حضرت مفسّرؒ

حضرت شیخ اپنے اساتذہ کی تعلیمات کی روشنی میں علوم القرآن کے دروس میں بعض ایسی اصطلاحات بیان فرماتے جو مروجہ کتب میں موجود نہ ہوتیں، مثلاً تفسیر کے ماخذ میں آپ التفسیر بالاعتبار والتأویل کو بھی شامل فرماتے اور وضاحت کرتے ہوئے فرماتے:

التفسیر بالاعتبار والتأویل جائز ہے۔ جیسے واقعہ اصحاب فیل میں آیا کہ ابرہہ نے کعبہ کو مسمار کرنے کا ارادہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کردیا۔ اب یہ اعتبار کرنا جائز ہے کہ جو کوئی بھی توہین شعائر اللہ کرے گا، وہ ذلت سے دوچار ہوگا۔ توہین شعائر اللہ موجب ذلت ہے۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے تھے کہ قرآن پاک میں سب سے اہم چیز التفسیر بالاعتبار والتأویل ہے، مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید قیامت تک کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ سورہ فیل کی تفسیر میں ابرہہ کا سارا قصہ بیان کرنے سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ توہین شعائر اللہ سے ذلت لازمی ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کے شعائر کی توہین کرتے ہیں، وہ اسی طرح تباہ ہوں گے جیسے ابرہہ اور اس کی قوم [16]۔

7 متقدمین کی خدمات کا اعتراف اور حضرت مفسّرؒ کا موقف

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ دروسِ تفسیر میں متقدمین کی خدمات کا اعتراف کرتے تھے۔ اپنے اساتذہ کے تذکرے سنانے کے ساتھ ساتھ ان کی گراں قدر خدمات کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے تھے، اور فرماتے تھے:

قرآن کی تفسیر کے لیے علماء نے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ قرآن کی بہت سی تفاسیر لکھی گئی ہیں۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے تھے کہ قرآن کے تقریباً دو لاکھ تفاسیر لکھی گئی ہیں۔ اتنی خدمات کسی اور آسمانی کتاب کی نہیں ہوئی۔ جتنی قرآن پاک کی خدمت ہوئی ہے۔ موجودہ دور میں جو تفاسیر ہیں، جیسے تفسیر طبری، تفسیر ابن ابی حاتم البحرالمحیط، تفسیر قرطبی، تفسیر مدارک، تفسیر روح المعانی، درمنثور، ثعلبی اور بہت سی دیگر تفاسیر، وہ بھی مطبوعہ نسخوں میں ہیں، لیکن مخطوطہ تفاسیر کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں۔ بہت سی تفاسیر قلمی نسخوں کی شکل میں موجود ہیں، جن میں سے ہر ایک کے لیے بڑی اکیڈمی درکار ہے تاکہ تحقیق کے بعد شائع کی جا سکیں۔ ہمیں مدینہ منورہ کے ایک مکتبہ میں تحقیق کے لیے جانے کا اتفاق ہوا، تو وہاں کچھ تفاسیر دیکھی، جو دو دو سو جلدوں پر مشتمل تھیں۔ مفسر نے اپنا نام نہ ابتدا میں لکھا، نہ درمیان

میں اور نہ آخر میں، یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا گیا۔ اتنی بیش بہا خدمات مفسرین نے انجام دی ہیں [17]۔

8 مثالوں سے وضاحت

تدریس میں مثال انتہائی اہمیت کی حامل ہے، درس و تدریس میں ایک مثال کئی الفاظ سے بہتر ہوتی ہے، اس لیے مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ دیگر دروس کی طرح علوم القرآن کے دروس میں بھی طلبہ کو مثالوں سے سمجھاتے تھے، مثلاً تفسیر القرآن بالقرآن کی مثال دے کر فرماتے ہیں:

رمضان کا روزہ کس وقت سے شروع ہوگا اور کس وقت تک ہوگا؟ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود۔ تم لوگ رمضان کے مہینے میں کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ صاف نظر آئے تم کو دھاری سفید جدا دھاری سیاہ سے۔ حضرت عدی بن حاتم الطائی نے اپنے تکیہ کے نیچے دو دھاگے رکھے، ایک سفید دھاگہ اور دوسرا کالا دھاگہ۔ صبح اٹھتے ہی دونوں دھاگوں کو دیکھتا کہ کون سا سفید ہے اور کون سا کالا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر اپنا ماجرا سنایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ "انک لعریض القفا" تم تو "عریض القفا" ہو کہ جس کے نیچے "خیط ابیض" اور "خیط اسود" بھی سما سکتے ہیں [18]۔ پھر قرآن میں "من الفجر" نازل ہوا، ای حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر۔ گویا "خیط ابیض" سے مراد صبح کی روشنی ہے جس کو "صبح صادق" کہا جاتا ہے، یہاں "من الفجر" ماقبل کے لیے تفسیر واقع ہوا ہے، یہ ہے "تفسیر القرآن بالقرآن" [19]۔

9 تاریخی واقعات سے استدلال

حضرت شیخ مقدمہ تفسیر کے دروس میں مختلف موضوعات کی وضاحت کے لیے تاریخی واقعات کو بطور استدلال پیش کرتے تھے، جس کی کئی مثالیں ہیں، مثلاً حفاظت قرآن کے حوالے سے تاریخی واقعہ کا سہارا لیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اس لیے قرآن کریم ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے۔ آج اگر روئے زمین پر کوئی کتاب اپنی اصل شکل میں موجود ہے، وہ صرف قرآنِ مجید ہے۔ یہ حقیقت نہ صرف مسلمانوں نے تسلیم کی ہے بلکہ بڑے بڑے غیر مسلموں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا، اور مختلف ادوار میں اس پر تجربے بھی ہوئے ہیں، لیکن قرآنِ کریم نے ہر دور میں اپنی حقانیت ثابت رکھی ہے۔ مامون الرشید کے دربار میں ایک دفعہ تمام مذاہب کے لوگوں کو مدعو کیا گیا، تمام مذاہب کے ماہرین تشریف لائے۔ ایک عالم نے بڑی خوبصورت تقریر کی، مامون الرشید نے اس سے کہا تم کس مذہب سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے کہا میں یہودی ہوں۔ مامون نے کہا، یہ پسند نہیں کہ اسلام

قبول کرو؟ کہا: مجھے مہلت دے دیں۔ مامون نے مہلت دی۔ کچھ عرصہ بعد دربار میں مسلمان حاضر ہو کر آئے، مامون نے پوچھا: تم کیسے مطمئن ہوئے؟ اس نے کہا: میں جب یہاں سے نکلا تو میں نے تمام ادیان کی حقانیت کا امتحان ان کی کتابوں سے لیا، چنانچہ میں نے سب سے پہلے تورات اٹھایا، اور میں خوش نویس کاتب ہوں، تو چار مہینے میں تورات کو خوشخط لکھ لیا لیکن کہیں آیات کو کم کیا اور کہیں زیادہ کیا۔ اس کے بعد یہ قلمی نسخہ یہود علماء کے سامنے پیش کیا، انھوں نے قبول کیا اور بہت خوش ہوئے، مجھے انعامات سے نوازا، لیکن وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ اس میں کمی یا زیادتی ہوئی ہے۔ میں سمجھ گیا کہ وہ تورات جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا گیا، وہ ان کے پاس نہیں ہے۔ اس کے بعد میں نے انجیل کا ایک نسخہ لیا، اور چار مہینے میں خوشخط لکھ لیا اور اس میں بھی کہیں کمی اور کہیں زیادتی کی۔ پھر وہ قلمی نسخہ عیسائی علماء کے سامنے پیش کیا، انھوں نے بڑی خوشی ظاہر کی اور میرا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح زبور بھی چار مہینے میں حذف و اضافے کے ساتھ خوشخط لکھ کر پادریوں کے سامنے پیش کیا، انھوں نے دیکھ کر میری خاطر مدارت کی۔

آخر میں قرآنِ مجید لکھنا شروع کیا، چار مہینے میں ایک خوشخط نسخہ لکھ لیا اور درمیان سے آیتوں کو حذف نہیں کیا، بلکہ صرف زبر کی جگہ زیر اور شد کی جگہ سکون لگایا، چنانچہ ایک مدرسے میں ایک عالم کے سامنے پیش کیا، پہلےوہ بہت خوش ہوئے ، لیکن جب مطالعہ شروع کیا، تو کہا: کہ ناراض نہ ہونا یہاں ایک غلطی ہے، زبر کی جگہ زیر ہے، کچھ دیر پڑھنے کے بعد ایک دوسری غلطی کی نشاندہی کی، خلاصہ یہ کہ تھوڑے وقت میں بے شمار اغلاط کی نشاندہی کی، وہاں طلبہ بیٹھے تھے،تو استاد نے شاگردوں سے کہا کہ اس نے خدمت نہیں کی بلکہ تحریف کی ہے۔یہ سن کر شاگردوں نے مجھے مارنے کی کوشش کی، لیکن میں نے انھیں سمجھایا کہ میں نے یہ کام امتحاناً کیا، اورکلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا۔ ان حقائق سے میرا یہ یقین پختہ ہو گیا کہ روئے زمین پر اگر کوئی کتاب محفوظ ہے، تو وہ قرآنِ مجید ہے [20]۔

10 ذاتی مشاہدات کا تذکرہ

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ ایک جہاندیدہ مفکر تھے، آپ کو اللّٰہ تعالیٰ نے علم و عرفان کی بے شمار نعمتوں سے نوازا تھا۔ آپ کی علمی بصیرت صرف کتابی علوم تک محدود نہیں تھی بلکہ زندگی کے مختلف پہلوؤں سے حاصل شدہ ذاتی مشاہدات نے آپ کی فکر کو ایک عملی رنگ دے رکھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ اکثر مواضع پر اپنے ذاتی تجربات و مشاہدات کو بطورِ دلیل اور وضاحت پیش فرماتے تھے، تاکہ سامعین کے لیے علمی باتیں مزید واضح اور قابلِ فہم بن سکیں۔ علوم القرآن کے دروس میں بھی آپ اکثر ذاتی مشاہدات کی روشنی میں مسائل کو سمجھانے کی کوشش کرتے تھے۔

مثلاً جب اعجاز القرآن کے موضوع پر گفتگو فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''میں کوہِ طور پر گیا، وہاں ایک انگریز لڑکی بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مناجات کی جگہوں کی زیارت کے لیے آئی تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے زیتون، طورِ سیناء اور بلدِ امین یعنی مکہ کی قسم کھائی ہے، اور وَالتِّین یعنی انجیر کی قسم بھی کھائی ہے۔ اب یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی کہ انجیر میں ایسی کیا خوبی ہے جس کی قسم کھائی گئی ہے؟''

میں چونکہ اس کی حقیقت سے واقف تھا، لہٰذا میں نے اس سے کہا: ''جتنے پھلدار درخت ہیں، ان کے پھول ہوتے ہیں، لیکن انجیر کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ انجیر کے درخت میں پھول نہیں ہوتے، بلکہ اس کے پھل دراصل اس کے اندرونی ڈھانچے میں چھپے ہوتے ہیں، جن کے رس کو شہد کی مکھیاں نہیں چوس سکتیں۔ سارے پھل 'ٹچ' (Touch) ہوتے ہیں یعنی ان پر چھونے سے اثر پڑتا ہے، لیکن انجیر کا پھل 'ان ٹچ' (Untouch) ہے، یعنی اس کی ساخت کچھ ایسی ہے کہ وہ باہر سے براہِ راست لمس میں نہیں آتا۔''

یہ سن کر وہ انگریز لڑکی بہت متاثر ہوئی اور خوشی سے اس کے چہرے پر ایمان افروز تاثر نمایاں تھا۔ اس واقعے سے مولانا نے طلبہ کو یہ سبق دیا کہ قرآنِ مجید کے ہر لفظ میں ایک گہرا مفہوم پوشیدہ ہے، جو انسان کی عقل و تجربے سے بڑھ کر الٰہی حکمت کا مظہر ہے۔ [21]

11 محققین کے تحقیقات اور مشاہدات کا تذکرہ

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ اپنے ذاتی مشاہدات کے ساتھ ساتھ عالمِ اسلام کے جلیل القدر علماء، مشائخ اور محققین کے افکار و مشاہدات کو بھی بطورِ توضیح اور استدلال پیش فرمایا کرتے تھے۔ آپ اس بات کے قائل تھے کہ دینی علوم کے فہم میں نہ صرف ذاتی تجربہ بلکہ اہلِ علم کی تحقیقات و مشاہدات کو بھی شامل کرنا ضروری ہے، تاکہ علم میں وسعت اور بصیرت پیدا ہو۔

مثلاً فنی اعجاز کے باب میں گفتگو کرتے ہوئے آپ نے ایک نہایت عبرت انگیز واقعہ نقل فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ ایک بلند پایہ عالم اور عظیم محقق ہیں۔ وہ عرصہ دراز تک فرانس میں مقیم رہے۔ ایک مرتبہ وہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ تشریف لائے، تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ حضرت! اپنی زندگی کا کوئی خاص واقعہ سنائیں، جس سے ہم طلبہ کو سبق حاصل ہو۔''

چنانچہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے فرمایا: ''واقعات تو بہت ہیں، لیکن حال ہی کا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ فرانس میں ایک فنکار کے بارے میں اخبار میں خبر آئی کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے۔ جب میں نے یہ خبر پڑھی تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس شخص سے ملاقات کی جائے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کس طرح ایمان لایا۔''

’’اخبار میں اس کے مکان کا پتہ درج تھا، چنانچہ میں وہاں گیا اور اس فنکار سے ملاقات کی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کیسے مسلمان ہوئے؟ اس نے جواب دیا: میں موسیقی کا ماہر ہوں، اور دنیا میں بے شمار زبانیں ہیں، جنہیں میں اپنے فنِ موسیقی میں شامل کر سکتا ہوں۔ لیکن جب میں نے ایک دن ٹی وی چینل سے قرآن کی تلاوت سنی، تو میرے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ میں اس کلام کو بھی اپنی موسیقی میں شامل کرنے کی کوشش کروں۔‘‘

’’میں نے بارہا کوشش کی، مختلف دھنوں اور سازوں کے ساتھ تجربہ کیا، لیکن ہر مرتبہ ناکام رہا۔ میں قرآن کے کلام کو اپنی موسیقی کے سانچے میں ڈھالنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ تب مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ کلام کسی مخلوق کا نہیں ہوسکتا، یہ زمین و آسمان کے درمیان کسی انسانی تخلیق کا نتیجہ نہیں بلکہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ روئے زمین پر اگر کوئی کتاب حق پر مبنی ہے، تو وہ یہی قرآنِ مجید ہے۔‘‘

’’یہ احساس میرے دل میں اترا، اور میں نے اسی وقت ایمان قبول کرلیا اور مسلمان ہوگیا۔‘‘

مولانا شیر علی شاہؒ یہ واقعہ سناتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ یہ محققانہ واقعہ دراصل قرآن کے فنی و معنوی اعجاز کا ایک روشن ثبوت ہے۔ قرآن کا اسلوبِ بیان، آہنگ اور تاثیر ایسی ہے کہ وہ کسی بھی فن، زبان یا فنکار کے سانچے میں نہیں ڈھل سکتا، بلکہ اپنی اصل میں ایک معجزہ ہے جو ہر دور کے انسان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ [22]

Author Contribution:

Muhammad Ilyas Salih: Conceptualization, Literature Review, Methodology/Research Design, Supervision/Guidance.**Muhammad Shakeel:** Data Collection/Translation/Interpretation.**Afsana Ghalib:** Writing-Original Draft.Writing-Review & Editing, Funding Acquisition.

Conflict of Interest Statement

The authors declare no conflict of interest related to this research.

حواشی و حوالہ جات

1. التفسير في اللغة: التفسير هو الإيضاح والتبيين، ومنه قوله تعالى في سورة الفرقان آية [33] : وَلاَ يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلاَّ جِئْنَاكَ بالحق وَأَحْسَنَ تَفْسِيراً .. أى بياناً وتفصيلاً (التفسير والمفسرون، الدكتور محمد السيد حسين الذهبي (المتوفى: 1398هـ) الناشر: مكتبة وهبة، القاهرة، ج:1،ص: 12)

2. هو علم بأصول يعرف بها معاني كلام الله تعالى بحسب الطاقة البشرية (بيان المعاني، عبد القادر بن ملّا حويش السيد محمود آل غازي العاني (المتوفى: 1398هـ)، الناشر: مطبعة الترقي - دمشق، الطبعة: الأولى، 1382 هـ - 1965 (1/ 6)

3. مقدمہ تفسیر،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[فیض الرحمٰن عثمانی،دارالتصنیف جامعہ عثمانیہ پشاور،س ن ،ص:21

4. مطالعہ علوم القرآن، اصول ومبادی،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[سعیدالحق جدون، غیر مطبوعہ،ص:33،34

5. مقدمہ تفسیر،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[فیض الرحمٰن عثمانی، ص:14،13

6. فسمي القران قرانا إما لأن ما فيه من السور والآيات والحروف يقترن بعضها ببعض، أو لأن ما فيه من الحكم والشرائع مقترن بعضها ببعض، أو لأن ما فيه من الدلائل الدالة على كونه من عند الله مقترن بعضها ببعض۔ (تفسير الرازي = مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير، أبو عبد الله محمد بن عمرالرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى: 606هـ)، الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت، الطبعة: الثالثة - 1420 هـ، (5/ 253)

7. مطالعہ علوم القرآن، اصول ومبادی،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[سعیدالحق جدون، غیر مطبوعہ،ص:30

8. مقدمہ تفسیر،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[فیض الرحمٰن عثمانی، ص:18

9. القدر: (97) 1

10. البقرة: (2) 185

11. الإسراء: (17) 106

12. مقدمہ تفسیر،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[فیض الرحمٰن عثمانی، ص: 19

13. وهو ما نقل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصحابته، أو التابعين (موسوعة علوم القرآن عبد القادر محمد منصور، الناشر: دار القلم العربى، حلب، الطبعة: الأولى، 1422 هـ - 2002 م، ص: 186)

14. آڈئیودروس تفسیر، مقدمہ تفسیر، افادت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ

15. مقدمہ تفسیر،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[فیض الرحمٰن عثمانی، ص:23

16. ایضاً ،ص:27

17. مقدمہ تفسیر،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[فیض الرحمٰن عثمانی ، ص:22،21

18. عن عدي بن حاتم، قال: قلت: يا رسول الله! ما الخيط الأبيض من الخيط الأسود، أهما الخيطان؟ قال: "إنك لعريض القفا، أرأيت أبصرت الخيطين قط؟! ". ثم قال: "لا، بل هو سواد الليل وبياض النهار". (صحيح ابن خزيمة ، أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة (المتوفى: 311هـ) ، باب ذكر البيان أن الله عز وجل أراد بقوله: (حتى يتبين لكم الخيط الأبيض...)رقم لحديث:1926)

19. مقدمہ تفسیر،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[فیض الرحمٰن عثمانی،دارالتصنیف جامعہ عثمانیہ پشاور،س ن ،ص:23

20. آڈئیوتقریر، موضوع :حفاظتِ قرآن

21. مطالعہ علوم القرآن، اصول ومبادی،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[سعیدالحق جدون، غیر مطبوعہ،ص:

22. مطالعہ علوم القرآن، اصول ومبادی،افادات مولانا ڈاکٹرشیر علی شاہؒ]مرتب[سعیدالحق جدون، غیر مطبوعہ،ص:

References

[1] Al-Dha'habi MH. Al-Tafseer Fi Luggha: The clarification and elaboration. Vol.1. 1398 AH. p.12.

[2] Bin Mahmood AQ. The branch of knowledge which refers to the basic principles which enables one to know about the literary meanings of the holy book of Allah up to certain extent. Vol.1. 1398 AH. p.6.

[3] Shah SA. Muqadimah Tafseeri Ifa'ada'at. Compiled by Usmani FR. Peshawar: Da'ar Al Tasneef, Jamia Usmania; p.21.

[4] Shah SA. Muta'alia Uloom Al Quran (Usool wa Mubadi) Ifa'ada'at. Compiled by Haq S. Not Published; p.34–33.

[5] Shah SA. Muqadimah Tafseeri Ifa'ada'at. Compiled by Usmani FR. Peshawar: Da'ar Al Tasneef, Jamia Usmania; p.14–13.

[6] Al-Ra'azi F. Tafseer Mafa'ateeh Al Ghaib. Beirut: 3rd edition; 606 AH. Vol.5. p.253.

[7] Shah SA. Muta'alia Uloom Al Quran (Usool wa Mubadi) Ifa'ada'at. Compiled by Haq S. Not Published; p.30.

[8] Shah SA. Muqadimah Tafseeri Ifa‘ada‘at. Compiled by Usmani FR. Peshawar: Da‘ar Al Tasneef, Jamia Usmania; p.18.

[9] The Holy Qur’an. Surah Al-Qadr. 97:1.

[10] The Holy Qur’an. Surah Al-Baqarah. 2:185.

[11] The Holy Qur’an. Surah Al-Israh. 17:106.

[12] Shah SA. Muqadimah Tafseeri Ifa‘ada‘at. Compiled by Usmani FR. Peshawar: Da‘ar Al Tasneef, Jamia Usmania; p.19.

[13] Abdul Qadir. Encyclopaedia of the Uloom Al Quran. Vol.1. Halb: Darul Qalam Al Arabi; 1422 AH. p.186.

[14] Shah SA. Duroosi Tafseer (Audio form). Muqadimah Tafseeri Ifa‘ada‘at.

[15] Shah SA. Muqadimah Tafseeri Ifa‘ada‘at. Compiled by Usmani FR. Peshawar: Da‘ar Al Tasneef, Jamia Usmania; p.23.

[16] Shah SA. Muqadimah Tafseeri Ifa‘ada‘at. Compiled by Usmani FR. Peshawar: Da‘ar Al Tasneef, Jamia Usmania; p.27, 21–22.

[17] Shah SA. Muqadimah Tafseeri Ifa‘ada‘at. Compiled by Usmani FR. Peshawar: Da‘ar Al Tasneef, Jamia Usmania.

[18] Ibn Khuzaima. Sahih Ibn Khuzaima. Hadith no:1926. Also in: Al-Bukhari M. Sahih Al-Bukhari. Hadith no:4510.

[19] Shah SA. Muqadimah Tafseeri Ifa‘ada‘at. Compiled by Usmani FR. Peshawar: Da‘ar Al Tasneef, Jamia Usmania; p.23–21.

[20] Shah SA. Audio Speech on the topic: Mauzo Hifazat e Quran.

[21] Shah SA. Muta‘alia Uloom Al Quran (Usool wa Mubadi) Ifa‘ada‘at. Compiled by Haq S. Not Published; p.22.

[22] Ibid. p.22.